جمعرات | 5- ستمبر 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 202 | جمعرات 20 ربیع الثانی ـ 1417ھ 5 تبوک 1375 ہش 5 ستمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچا لیتا ہے

خدا تواب اور غفور ہے اور توبہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ پس جب انسان اس صدق اور عزم محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا جو اپنی ذات میں کریم اور رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے اور یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچا لیتا ہے اور اگر انسان کو توبہ قبول کرنے کی امید نہ ہو تو پھر وہ گناہ سے باز نہیں آئے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو انسان باوجود ہزاروں کمزوریوں کے اپنے سچے دوست کے ساتھ وفاداری کرتا ہے تو کیا خدا جو رحمان اور رحیم ہے وہ تمہارے ساتھ وفاداری نہ کرے گا۔ خدا تعالیٰ سے ایسا پیار کرو کہ اگر ہزار بچہ ایک طرف ہو اور خدا ایک طرف، تو خدا کی طرف اختیار کرو اور بچوں کی پرواہ نہ کرو مصائب تمام انبیاء پر وارد ہوتے رہے ہیں۔ کوئی ان سے خالی نہیں رہا۔ اسی واسطے مصائب کے برداشت کرنے والے کے لئے بڑے بڑے اجر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں فرمایا ہے (-) کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ ہمارا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا ہے اور اس کی ہم امانت ہیں اور اسی کے پاس جانا ہے۔ ایسے لوگوں کے واسطے بشارت ہے۔ ان مصائب کے ذریعہ سے (-) برکات حاصل ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے (-) خاص بشارت ملتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 417)

انسان کی توحید کا معیار سچ اور جھوٹ سے پہچانا جائے گا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہمیشہ سچ بولنا فطرت کے مطابق ہے اور ایک انسان سچی بات کرنا ہی پسند کرتا ہے مگر اس کے باوجود جتنا روزمرہ کی زندگی میں جھوٹ داخل ہو اتنے ہی جھوٹے خدا انسان کی زندگی میں داخل ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور جھوٹ ہمیشہ ایک فرضی معبود کی عبادت کی خاطر بولا جاتا ہے مثلاً آپ کو روزمرہ کی باتیں کرتے ہوئے کوئی ایسی بات بیان کرنا ہو جس سے آپ اپنے کسی جرم پر پردہ ڈالنا چاہیں، وہ خواہ شہادت کے دوران ہو یا بغیر شہادت کے ہو، تو اس وقت آپ جھوٹ کا سہارا لے کر حقیقت سے دنیا کی نظر پھیر دیتے ہیں۔ یعنی جب اپنی نظر حقیقت سے پھیرتے ہیں تو دنیا کو بھی دھوکہ دیتے ہیں اور ایک مقصد حاصل کرتے ہیں۔ اور اللہ کی عبادت اس سے تمام خوبیاں، تمام نیکیاں، تمام اچھی باتیں حاصل کرنے کی خاطر کی جاتی ہے وہ لوگ جن کی زندگیوں سے خدا نکل چکا ہو وہ یہی کام جھوٹ سے لیتے ہیں اور ہر مقصد کو جھوٹ کے ذریعے سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جھوٹ کا کاروبار اتنا چل پڑتا ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں داخل ہو جاتا ہے۔ سیاست جھوٹی ہو جاتی ہے، تجارت جھوٹی ہو جاتی ہے، میاں بیوی کے تعلقات جھوٹے ہو جاتے ہیں، ماں باپ اور بچوں کے تعلقات جھوٹے ہو جاتے ہیں۔ دوستوں کے تعلقات جھوٹے ہو جاتے ہیں، زندگی محض ایک دکھاوا بن کے رہ جاتی ہے اور اس ساری زندگی میں انسان جھوٹ کی عبادت کرتے کرتے دم توڑ دیتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا کہ میں ایک مشرک کے طور پر اپنے خدا کے حضور حاضر ہونے والا ہوں۔

وہ جھوٹ جو فائدہ نہ دے وہ بولا ہی نہیں جاتا۔ یہ بنیادی حقیقت ہے جسے آپ یاد رکھیں۔ اور روزانہ جتنی مرتبہ آپ کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو اتنی مرتبہ ہی آپ شرک میں مبتلا

باقی صفحہ 7 پر

عبادت کے لئے تکمیل عملی ضروری شئے ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خصوصی درخواست دعا

○ بیت المہدی میں بم دھماکے میں شدید زخمی ہونے والے محترم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب کی حالت اب قدرے بہتر ہے۔ وہ ہوش میں ہیں۔ اگرچہ بات چیت کرنا ان کے لئے مشکل ہے۔

دوسرے زخمی مکرم شفیق احمد صاحب دارالیمن کی حالت بدستور قابل تشویش ہے۔ خیال ہے کہ ان کے سر پر زیادہ چوٹ آئی ہے احباب کرام سے ہر دو زخمیوں کی جلد اور کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم رشید احمد طارق صاحب ناصر آباد ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مظفر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ گیمبیا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-8-9 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت نومولود کا نام ظافر احمد رضوان عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ مظفر احمد صاحب دنیاپور کا نواسہ ہے۔

اسی طرح میرے دوسرے بیٹے طارق احمد رشید صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-8-4 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضرت صاحب نے از راہ شفقت ہما رشید عطا فرمایا ہے بچی خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولودہ مکرم ہمایون اقبال صاحب اختر دارالنصر غربی ربوہ کی نواسی ہے۔ ان بچوں کی صحت و سلامتی درازی عمر اور دین کے خادم بننے کی درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب نظارت اشاعت کی خوش دامن محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب گردوں کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

5- تبوک 1375 ھش   5 - ستمبر 1996ء

ربوہ میں بیت المہدی میں بم دھماکہ

گول بازار ربوہ کی بیت المہدی میں بم دھماکے کی بہیمانہ حرکت کے متعلق آپ الفضل میں تفاصیل پڑھ چکے ہیں۔ یوں تو دھماکے سارے ملک میں ہو رہے ہیں لیکن احمدیہ بیت میں دھماکے کا ہونا انتہائی افسوس ناک ہے۔ دہشت گرد دہشت گرد ہی سہی لیکن ان کا اس حد تک چلے جانا کہ جو لوگ عبادت کے لئے بیت میں آتے ہیں ان پر بم سے حملہ کر دیا جائے انتہائی گراوٹ کی علامت ہے۔ یہ بات تو یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ دہشت گردی سارے ملک میں اس طرح پھیل رہی ہے کہ اس کا توڑ کسی کو نظر نہیں آرہا۔ اور ویسے بھی جرائم کو کم کرنے کی کوشش تو کی جاسکتی ہے لیکن جرائم کو پوری طرح ختم کرنے کا کوئی منصوبہ کبھی کسی ذہن میں نہیں آسکا کہ یہ بات ناممکن العمل ہے۔

ہم سب سے پہلے اپنے ان بھائیوں سے جو بیت المہدی میں بم دھماکے سے زخمی ہوئے ہیں اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ان کے لئے تہہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے اور آئندہ بھی ہر قسم کے ضرر سے محفوظ رکھے۔ ان کے لواحقین سے اور در حقیقت ساری جماعت ان کے لواحقین میں شامل ہے ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ حادثہ تو بہت شدید ہے لیکن خدا تعالیٰ کی راہ میں اور خدا تعالیٰ کی عبادت کے وقت اس حادثے کے ہونے سے یہ ایک قربانی ہے جو آئندہ ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ اور آئندہ نسلیں ایسی قربانی دینے والوں کے لئے ہمیشہ دست بدعا رہیں گی۔

جہاں تک حادثات کا تعلق ہے چونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کسی کے دل میں کیا ہے اور کب وہ کیا کر گذرے گا۔ اس لئے حادثات کی مکمل روک تھام ممکن نہیں البتہ یہ بات لازمی ہے کہ حتی الامکان احتیاط کی جائے اور احتیاط کے متعلق جو عام طور پر بتایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اجنبی لوگوں کا خیال رکھا جائے اور یہ بھی دیکھا جائے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں کیا ہے اور وہ کس طرف جا رہے ہیں۔ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ہر شخص اپنے ساتھ والے کو جاننے اور پہچاننے کی کوشش کرے۔ کسی سے کوئی ایسی چیز نہ لے جس کے متعلق اس بات کا خدشہ ہو کہ نقصان پہنچائے گی۔ اور اجنبیوں سے تو بالکل بھی کچھ نہ لیا جائے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی دوسرے کے ذریعے حادثہ کروانے کی سوچ رہے ہوں۔ ایسے بہت سے واقعات رونما ہو چکے ہیں کہ حادثہ کرنے والا کوئی چیز کسی کو دے کر غائب ہو گیا اور اس دوسرے شخص جس نے وہ چیز لی تھی۔ اس حادثے کا باعث بن گیا۔ پس احتیاط ہم سب کا فرض ہے۔ لیکن چونکہ کسی قسم کی بھی احتیاط حتمی طور پر محفوظ نہیں رکھ سکتی اس لئے سب سے زیادہ اہم بات خدا تعالیٰ سے مدد مانگنا ہے۔ اس سے دعا کرنا ہے۔ ہم سب اپنے لئے اور دوسروں کے لئے اور سب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حادثات سے محفوظ رکھے۔ بلکہ یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ حادثات کرنے والوں کو ہدایت عطا کرے۔ جب تک ان لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی اس وقت تک حادثات کم نہیں ہو سکتے۔ پس ہم سب کا فرض ہے کہ اپنے لئے اور سب کے لئے خدا تعالیٰ سے دست بدعا رہیں کہ اے خدا تو ہی ان حادثات کرنے والوں کے دلوں کو پھیر سکتا ہے۔ تو ہی ان کے دلوں میں نیکی ڈال سکتا ہے اور یہ دعائیں مسلسل ہونی چاہئیں۔ اس میں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ کوئی شخص کسی جگہ بھی محفوظ نہیں ہے اس لئے دعا کرتے ہوئے دنیا کے ہر فرد کو اپنی دعا میں شامل کر لینا چاہئے۔ دنیا کا امن قائم ہی اس طرح رہ سکتا ہے کہ ہر خطے میں امن ہو اللہ تعالیٰ ہم سب کی دعاؤں کو سنے اور دہشت گردوں کے دل میں نیکی ڈالے اور انہیں اس کام سے باز رہنے کی توفیق دے تاکہ ساری دنیا میں امن ہو سکے۔

ایک دفعہ پھر ہم اپنے مجروحین سے عیادت کرتے ہوئے ان کے لئے خاص طور پر دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفاء عطا فرمائے اور آئندہ بھی ہمیشہ ضرر سے محفوظ رکھے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اس موقعہ پر ہم حکومت کی انتظامیہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے بلا تاخیر وقوعے کی جگہ پر پہنچ کر جائزہ لیا۔ اسی طرح ان دوستوں کا بھی جنہوں نے زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا اور خون دینے کی پیش کش کی۔ اور ڈاکٹر صاحبان کا بھی جو ان کے علاج معالجے میں ہمہ وقت مصروف ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

○

کسی بے ڈول سے پتھر کو سنگِ آستاں کہہ دیں
بنائیں پھول کاغذ کے اور ان کو گلستاں کہہ دیں
یہ باتیں ہیں بہت ممکن، مگر کوئی یہ بتلائے
ہجومِ مرداں کو کس طرح ہم کارواں کہہ دیں؟

جو خود رَو ہوں گل و لالہ، اُنہیں گلشن نہیں کہتے
کسی بے نور چہرے کو رُخِ روشن نہیں کہتے
امامت اہلِ ایماں کی دلیلِ پاکبازی ہے
ہر اک سونے کو بھی اہلِ نظر کُندن نہیں کہتے

کوئی تو رہگزر کا واقفِ اسرار بھی ہوگا
شریکِ راہ بننے کا کوئی معیار بھی ہوگا
یونہی چلتے چلے جانے سے منزل تو نہیں ملتی
اگر ہے قافلہ، تو قافلہ سالار بھی ہوگا

کوئی بے ڈھال میدانِ وغا میں آ نہیں سکتا
جو آئے، تو عدو کا وار خالی جا نہیں سکتا
"امامت" ہی امامت ہے، امامت ڈھال ہے اپنی
ہمارے سامنے کوئی نسیم اِترا نہیں سکتا

نسیم سیفی

میں تو ذرّے سے بھی کم ہوں پھر بھی ہے امید
تیری ایک جھلک سے میں بن جاؤں چاند ستارہ
تیری چُٹکی میں جو آیا اس کے وارے نیارے
جو تیرا ہو جائے اس کا جگ سارے کا سارا

ابو الاقبال

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کر لیں (-) نادہند وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدے لکھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔"

(ایڈیشنل وکیل المال ثانی تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل 25- مئی 1926ء

بیش قیمت نصائح

یہ بیش قیمت نصائح حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے انٹرکالجئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے جلسہ منعقدہ قادیان میں بزبان انگریزی فرمائیں

ہمارے نوجوانوں کی طرف سے یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے۔ کہ میں آج ان کے جلسہ میں انگریزی زبان میں کچھ بیان کروں۔ سو اگرچہ مجھے انگریزی بولنے کی مشق نہیں۔ تاہم میں ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے کچھ بیان کرتا ہوں

انٹرکالجئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے سیکرٹری نے اپنی تقریر میں یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ ہم نے دعوت الی اللہ کے کاروبار میں آسانی پیدا کرنے کے لئے لاہور میں ایک لائبریری اور ریڈنگ روم جاری کیا ہے۔ جن میں مختلف اخبارات آتے ہیں۔ اور مختلف کتابیں بہم پہنچائی گئی ہیں اور پہنچائی جارہی ہیں۔ جو جہاں دوسروں کو فائدہ پہنچارہی ہیں۔ وہاں ہی ان دوستوں کو بھی مدد دیتی ہیں۔ جو مضامین لکھ کر اخبارات کو بھیجا کرتے ہیں اسی ضمن میں "سیکرٹری انٹرکالجئیٹ ایسوسی ایشن نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ اس لائبریری کے لئے میں نے بھی بعض کتابیں دی ہیں۔ اور بعض اور کتابیں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ سو میں امید رکھتا ہوں۔ کہ اللہ نے چاہا تو میں اس وعدے کے مطابق اور کتابیں بھی دوں گا۔ جو ان اغراض کے لئے مفید ہوں گی۔ اور جن سے آرٹیکل لکھنے میں کافی مدد ملے گی۔

زبان اظہار خیالات کا ذریعہ ہے

میں اس وقت کوئی خاص لیکچر نہیں دینا چاہتا۔ بلکہ چند باتیں بطور نصیحت کہنا چاہتا ہوں۔ ایسوسی ایشن کے ممبر خوب جانتے ہیں۔ کہ دنیا میں مذہب سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ لیکن مذہب ہو یا کوئی اور شے انسان بغیر زبان کے اس کے متعلق کچھ بھی بیان نہیں کرسکتا۔ زبان خیالات کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اگر کسی شے کے متعلق کسی زبان میں اظہار خیالات کرنا ہو۔ تو جب تک اس زبان کے بولنے میں کافی مہارت نہ ہو۔ اظہار خیالات نہیں کیا جاسکتا۔ اور چونکہ مجھے انگریزی زبان بولنے کی مہارت نہیں۔ اس لئے میرے لئے کسی حد تک مشکل ہے کہ میں اس میں روانی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ لیکن باوجود ان مشکلات کے میں چند باتیں کہنی چاہتا ہوں۔

پہلی نصیحت ایسوسی ایشن کے سیکرٹری نے جو کارگزاری کی رپورٹ بیان کی ہے۔ اور اپنے کام کرنے کے ڈھنگ کو بھی واضح کیا ہے وہ میں نے سنا ہے اور میں ان کے اس بیان سے پہلے بھی کسی قدر ان حالات سے آگاہ تھا۔ لیکن میں اس وقت ان پر کوئی ریمارکس نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ اس کی بجائے میں چند نصیحتیں کرنی چاہتا ہوں جن کو اگر مدنظر رکھا جائے گا تو عام حالات کے ماتحت وہ ان کے لئے مفید پڑیں گی۔ پس میں پہلی نصیحت یہ کرتا ہوں۔ کہ سب سے پہلے تم اپنے خیالات کو صاف اور پاکیزہ بناؤ۔ کیونکہ دعوت الی اللہ کے لئے یہ ازبس ضروری ہے کہ پہلے اپنے خیالات کی نفاست پیدا کی جائے تاکہ یہ نفاست دوسروں کے قلوب پر بھی تاثیر کرنے والی ہو۔ کیونکہ اس رنگ میں دعوت الی اللہ کا جلد اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر خیالات کو صاف نہ کیا جائے۔ اور ان میں پاکیزگی پیدا کی نہ کی جائے۔ تو پھر خواہ کتنا ہی عمدہ کام کیوں نہ کیا جائے کوئی اثر پیدا نہیں ہوتا۔ اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ خیالات میں بغیر اس قسم کی پاکیزگی پیدا کئے کے تم ہرگز صادق آدمی نہیں کہلاسکتے۔ کیونکہ صادق وہی ہوتا ہے۔ جس کا قول اور فعل اپنے اندر یکسانیت اور موافقت رکھتا ہو۔ لیکن جب قول تمہارا یہ ہو کہ خیالات کو صاف کرو اور فعل تمہارا یہ ہو کہ اپنے خیالات صاف نہ ہوں تو پھر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ تم صادق آدمی ہو۔ بنابریں میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے خیالات کو صاف اور پاکیزہ بناؤ۔ اور اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اپنے خیالات پر ضبط بھی رکھو۔ تاایسا نہ ہو کہ تمہاری باتیں کسی کے ابتلاء کا باعث ہوں یا کسی کو ان سے ٹھوکر لگے۔ پھر ایسا ہی اگر تم اپنے دلوں میں بعض بری باتوں کا خیال کرتے رہو۔ اور ان کو ترک نہ کرو تو یہ بات بھی بجائے خود خطرہ سے خالی نہیں۔ پس اگر تم ان باتوں کی طرف دھیان نہ کروگے تو اس صورت میں تم سب کچھ ضائع کرنے والے بنوگے نہ کہ بنانیوالے۔ سو میری پہلی نصیحت یہ ہے۔ کہ تم اپنے خیالات کو ہمیشہ نگاہ میں رکھو اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھو کہ خواہ تم نے کسی بڑے سے بڑے مرحلے تک بھی کیوں نہ کام سر انجام دے لیا ہو یہ مت سمجھو کہ تم نے اپنے فرض کو ادا کردیا ہے۔ کیونکہ جتنا تم زیادہ کام کروگے اتنا ہی تمہارا فرض بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ اور جتنا تمہارا فرض بڑھتا چلا جائے گا۔ اتنا ہی تمہارے آگے میدان وسیع ہوتا جائے گا۔ پس کسی مرحلے پر پہنچ کر یہ خیال مت کرو۔ کہ تم نے اپنے فرض کو ادا کردیا۔

دوسری نصیحت تم نے ایسوسی ایشن بنائی ہے۔ اور ایسوسی ایشن کوآپریشن ہی ہوتی ہے۔ اور اگر ایسوسی ایشن صحیح معنوں میں کوآپریشن نہ ہو تو یہ کوئی عمدہ چیز نہیں۔ صرف اتنی بات پر خوش ہو جانا معیوب ہوگا کہ ہم نے ایسوسی ایشن بنائی ہے۔ ہم اس میں جمع ہوتے ہیں لیکچر دیتے ہیں۔ اور تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ اور دعوت الی اللہ بھی کرتے ہیں کیونکہ جب تک تمہارے دلوں میں کوآپریشن کی لہر نہ اٹھے۔ جب تک تمہارے اندر بھائیوں کی مدد اور محبت کا مادہ پیدا نہ ہو۔ تب تک یہ کچھ نہیں اور اس صورت میں اگر تم جمع ہوتے ہو کہ تم میں بھائیوں کی مدد کا کوئی خیال نہیں تو صرف تم اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہو نہ کہ کچھ اور کیونکہ ایسوسی ایشن کا یہ مقصد نہیں ہوا کرتا۔ پھر بھائیوں کی مدد کے خیال کے ساتھ تمہیں اپنی مدد کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ اپنی مدد آپ کرنا بھی ایک عمدہ بات ہے۔ پس تمہیں اس رنگ میں ترقی کرنا چاہئے۔ اور ایک دوسرے سے تعاون بھی۔ کیونکہ جب تم تعاون کروگے تو پھر تم ایسوسی ایشن کے حقیقی اور اصلی مقصد کو پورا کرنے والے ٹھہروگے۔ اور اپنے آپ کی مدد کرنے والے بنوگے۔ پس میں دوسری نصیحت یہ کرتا ہوں کہ ایسوسی ایشن کے ذریعہ کوآپریشن حاصل کیا جائے۔ اور آپس میں تعاون اور اپنی مدد آپ کرنے کا مادہ پیدا کرنا چاہئے۔

تیسری نصیحت ہر ایک آدمی پہلے بچہ ہوتا ہے۔ اور ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ بچپن میں کھیل کود کے لئے بھی وقت چاہئے اور انسان بچپن میں عام طور پر کھیلتا کودتا ہی نظر آتا ہے۔ لیکن باوجود اس کھیل کود کے وہ حواس خمسہ ظاہری سے کام لیتا ہے۔ مثلاً وہ سنتا بھی ہے۔ دیکھتا بھی ہے محسوس بھی کرتا ہے۔ مزہ بھی چکھتا ہے تو جب عین بچپن میں اس کے ظاہری حواس کام کرتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ کہا جاسکے۔ کہ اس کے حواس باطنی کام نہ کرتے ہوں گے۔ تو جب یہ ظاہر ہے کہ بچپن ہی سے ایک انسان کے حواس ظاہری و باطنی کام کرتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ بچپن ہی سے اس میں sincerity یعنی راستی اور خلوص نہ پیدا کیا جائے۔ پس میں تمہیں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس sincerity کو پیدا کرو۔ سن سی ایریٹی یہ نہیں کہتی۔ کہ انسان ہنسی نہ کرے۔ بولے نہیں اور بالکل چپ سادھ کر بیٹھ جائے بلکہ سن سی ایریٹی کے یہ معنی ہیں کہ جب بھی کام کرو جو بھی کام کرو نہایت خلوص کے ساتھ کرو اور راستی کے ساتھ کرو۔ اور پوری توجہ کے ساتھ کرو خواہ تم مذہبی کام کرو خواہ تم کوئی تقریر کرو خواہ تم روزانہ زندگی کا کوئی کام کرو۔ غرضیکہ جو کام کرو اسے سن سی ایریٹی کے ساتھ کرو اور تمام تر توجہ کے ساتھ کرو۔ ماسوا ازیں اگر ایک بچہ کے روزانہ مشاغل پر غور کیا جائے تو وہاں بھی یہ بات پائی جاتی ہے کہ باوجود طفولیت کی بے پرواہی کے وہاں بھی ایک قسم کی سن سی ایریٹی کام کررہی ہے۔ چنانچہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ ایک بچہ جب کبھی بھی کوئی کام کرتا ہے۔ خواہ وہ کام کھیل ہی کیوں نہ ہو تو پوری توجہ اور محنت سے کرتا ہے اور راستی اور خلوص کے ساتھ کرتا ہے۔ اور یہ سمجھ کر کرتا ہے کہ یہ اچھا کام ہے اور یہی سن سی ایریٹی ہے تو جبکہ ایک بچہ میں یہ سن سی ایریٹی پائی جاتی ہے۔ تو بڑوں میں ان سے زیادہ یہ ہونی چاہئے۔ پس میں یہ نصیحت بھی کرتا ہوں کہ سن سی ایریٹی پیدا کرو اور ہر کام میں اس کو استعمال کرو۔ زندگی کے دوسرے شعبوں کے متعلق بھی میں کہتا ہوں کہ ان میں بھی اس کو پیدا کرو۔ لیکن اس وقت آپ کو ایسوسی ایشن کے مفاد کو مدنظر رکھ کر یہ بات نصیحتاً کہتا ہوں کہ اگر تم اس کام کو نہ کرتے تو اور بات تھی۔ لیکن اب جب تم اسے کررہے ہو تو اسے سن سی ایریٹی سے کرو۔

چوتھی نصیحت چوتھی نصیحت میں دعوت الی اللہ کے متعلق کرتا ہوں۔ میں نے اس کے متعلق آج صبح بھی اور کل بھی بیان کیا تھا کہ دعوت الی اللہ کی طرف سے ہمارے نوجوانوں کو بالخصوص کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہئے۔ دعوت الی اللہ ایک ایسی ضروری شے ہے کہ کسی وقت بھی بھلانی نہیں چاہئے۔ میں اس بات کا افسوس کے ساتھ اظہار کرتا ہوں کہ تم میں سے بہت سے نوجوان یہ سمجھ رہے ہیں کہ دعوت الی اللہ کا وقت کالج لائف کے بعد آئے گا اور اس وقت ہمیں طالب علمی کے فرائض ادا کرنے چاہئیں اور جب ان سے فراغت ہوگی تو دعوت الی اللہ کریں گے۔ لیکن یہ درست نہیں تمہیں کیا معلوم ہے کہ تمہاری اس وقت کی کہی ہوئی ایک بات کسی اور بندہ خدا کے لئے دلیل راہ بن سکتی ہے۔ دعوت الی اللہ اگر اچھی چیز ہے۔ جیسے کہ وہ فی الواقع اچھی چیز ہے۔ تو اسے آج ہی کرنا چاہئے۔ اور کسی آئندہ زمانہ پر اسے اٹھا نہ رکھنا چاہئے۔ میں نے کل بھی کہا تھا۔ کہ اچھے کام اچھے کام نہیں ہوسکتے۔ جب تک کہ اسی وقت نہ کئے جائیں۔ پس اچھے کام اسی وقت کئے جانے چاہئیں۔ پھر یہ بھی نہیں۔ کہ ایک دفعہ کسی کو دعوت الی اللہ کردی۔ اور پھر چپ ہو رہے۔ نہیں بلکہ اسے مسلسل اور متواتر کرتے رہنا چاہئے۔ اور سمجھ لینا چاہئے۔ کہ جس طرح عبادت کرنا ہمارے لئے فرض ہے۔ جس طرح روزے رکھنا ہمارے لئے فرض ہے جس طرح دوسرے احکام کی پابندی ہمارے لئے فرض ہے اسی طرح دعوت الی اللہ بھی ہمارا فرض ہے۔ اور جس طرح وہ فرض ایک دفعہ ادا کردینے سے چھٹ نہیں جاتے۔ اسی طرح یہ فرض بھی ایک

باقی صفحہ 4 پر

ایک اچھی بات

جو اپنی علمیت، دولت پر گھمنڈ کرتے ہیں وہ خطرناک مقام پر ہوتے ہیں۔ ہاں اسباب کا تلاش کرنا منع نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین اور مضمون نویسی

چند دن ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک نکاح کا حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:-

اس وقت میں جس نکاح کا خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ اس سے مجھے ذاتی طور پر بھی خوشی ہے۔ سال کے قریب عرصہ ہوا۔ میں نے عورتوں کے اخبار تہذیب النسوان لاہور میں ایک مضمون پڑھا۔ جو کسی احمدی عورت کا لکھا ہوا معلوم ہوا اس کے نیچے عورت کا نام نہ تھا۔ لیکن اس مضمون میں میرا حوالہ دیا گیا تھا۔ اس سے میں نے سمجھا۔ کہ کسی احمدی عورت کا ہو گا۔ اس کے بعد میں نے ایک اور مضمون اسی اخبار میں پڑھا جس میں میرے ایک مضمون کو اپنے الفاظ میں لکھا گیا تھا۔ اس سے مجھے اور خیال پیدا ہوا۔ کہ مضمون لکھنے والی خاتون احمدی ہے مردوں کے چونکہ اپنے اخبار ہیں۔ اس لئے وہ ان میں مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ لیکن عورتوں کے اخبار نہ ہونے کی وجہ سے یا ایک آدھ ہونے کی وجہ سے بہت کم عورتیں ہیں۔ جو مضمون لکھتی ہیں۔ اس وجہ سے مجھے خوشی ہوئی۔ کہ ایک احمدی عورت نے مضمون لکھنے شروع کئے ہیں۔ میں نے لاہور سے آنے والی کئی دوستوں سے پوچھا۔ کہ تہذیب النسوان میں مضمون لکھنے والی کون احمدی عورت ہے مگرانہوں نے لاعلمی ظاہر کی۔ اب مجھے اس تقریب پر معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ یہی احمدی عورت تھیں جن کا میں اب نکاح پڑھنے لگا ہوں۔

عورتوں کے لئے مضامین لکھنا رسم و رواج کی وجہ سے اور ان میں جرأت نہ ہونے کے باعث بہت مشکل کام ہے ایسی حالت میں اگر کوئی عورت اس طرف توجہ کرتی ہے۔ تو معلوم ہوا۔ اس میں زیادہ دلیری اور جرأت ہے۔ اور اپنے طبقہ سے زیادہ اخلاص اور محبت ہے۔ میرے نزدیک یہ بھی بزدلی ہے۔ کہ رسم و رواج پر انسان غالب نہ آسکے۔ اور جو کوئی رسم و رواج کو دبا کر کوئی کام کرتا ہے۔ اسے میں دوسروں کی نسبت زیادہ دلیر اور باہمت سمجھتا ہوں۔ میرے نزدیک ان خاوندوں کا یہ فرض ہونا چاہئے۔ جن کی بیویاں مضمون نویسی کا شوق رکھتی ہوں۔ اور اس کے متعلق جرأت کر سکتی ہوں۔ کہ ان کے اس علمی مذاق کو دبائیں نہیں۔ بلکہ ابھارنے کی کوشش کریں۔ اس وقت ہماری عورتوں کے مضامین نہ لکھنے میں جس چیز کی کمی ہے۔ وہ علم نہیں۔ بلکہ جرأت ہے۔ مردوں میں سے کئی ایسے ہیں۔ جو بعض عورتوں سے بہت کم علمی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر وہ مضامین لکھتے ہیں اور کئی عورتیں ہیں۔ جو ہزاروں مردوں سے زیادہ علم رکھتی ہیں۔ کلام الہٰی اور حدیث پڑھی ہوئی ہیں۔ اور سمجھ کر پڑھی ہوئی ہیں۔ ان کی دینی قابلیت بھی مکمل ہے۔ مگر باوجود اس کے وہ کوئی مضمون نہیں لکھتیں۔ حالانکہ کئی ایسے مرد جو کلام الہٰی کا صحیح ترجمہ بھی نہیں جانتے۔ وہ اچھے اچھے مضامین لکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مردوں میں ایک دوسرے کو دیکھ کر جرات پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کوشش کرتے کرتے اچھا لکھنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن عورتیں اپنے سامنے کوئی نظیر نہ ہونے کی وجہ سے اور جرأت کی کمی کے باعث اس کام کے کرنے کی جرأت نہیں رکھتیں۔ اگر کچھ عورتیں ایسی نکلیں۔ جو مثال قائم کر دیں۔ تو اور بھی کئی عورتیں مضامین لکھنے لگ جائیں گی۔ اس لئے وہ عورتیں جن میں مضمون نویسی کا ملکہ ہو۔ ان کی ہمت بڑھانی چاہئے۔ اور ان کو مدد دینی چاہئے۔

اس وقت میں بشارت خاتون بنت شیخ مولا بخش صاحب کے نکاح کا بابو عبدالعزیز صاحب اوورسیر گجرانوالہ کے ساتھ اعلان کرتا ہوں۔ شیخ مولا بخش صاحب پرانے اور مخلص احمدی ہیں۔ ان کی طرف سے ان کے بڑے لڑکے میاں مبارک اسماعیل صاحب موجود ہیں۔ شیخ صاحب نے مہر وغیرہ کے متعلق مجھے لکھ دیا ہے۔ چونکہ بعد میں باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ پونے دو ہزار کے قریب زیور کے علاوہ ایک ہزار مہر ہو گا۔

(الفضل 23- اپریل 1926ء)

بقیہ صفحہ 3

دفعہ کرنے سے چھٹ نہیں سکتا۔ کیا تم ایک دفعہ روٹی کھا کر پھر کھانا چھوڑ دیتے ہو۔ یقیناً نہیں۔ تو جب تم دوسرے کاموں کو متواتر کئے جاتے ہو تو اس کی طرف سے غفلت کر جانا یقیناً کامیابی کا ذریعہ نہیں جس طرح ایک کام اگر تھوڑی دیر کرنے کے بعد چھوڑ دیا جائے تو وہ عمدہ بات نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس کے نتائج خوشگوار نکلتے ہیں۔ اسی طرح دعوت الی اللہ کا معاملہ ہے۔ کہ اگر ایک یا دو دفعہ یا ایک عرصہ تک کر کے چھوڑ دی جائے۔ تو یہ کوئی عمدہ کام نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اس سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا ہے۔ پس دعوت الی اللہ تمہارے اہم فرضوں میں سے ایک فرض ہے۔ اور اگر یہ فی الواقع تمہاری ڈیوٹی ہے۔ جیسا کہ فی الواقع تمہاری ڈیوٹی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اسے چھوڑ دیا جائے یا اگر کیا جائے تو غیر مسلسل طریق پر کیا جائے۔

تم سب کچھ جانتے ہو تم میں سے بعض یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمیں کوئی علم تو ہے نہیں۔ ہم کیونکر دعوت الی اللہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں تمہیں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو۔ کہ تم کو علم نہیں۔ کالجوں میں یکساں حالت کے طالب علم نہیں ہوتے۔ اگر کسی کی علمیت تم سے زیادہ ہے۔ تو کئی ایک ایسے بھی تو ملیں گے۔ جو تم سے کم علم رکھتے ہیں۔ اور تم سے بہت کم مذہبی باتوں کو جانتے ہیں۔ پس تم اس سے مت گھبراؤ۔ اور اس بات سے دعوت الی اللہ کرنا مت چھوڑو۔ کہ تمہارا علم کم ہے پھر دعوت الی اللہ کے لئے کسی لمبے چوڑے علم کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ اور پھر تم کو تو حضرت بانی سلسلہ کے علم سے حصہ دیا گیا ہے۔ تم اگر دعوت الی اللہ کرو گے۔ تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ کس قدر وہ طالب علم ہیں۔ جو اپنے مذہب سے ناواقف ہیں۔ اور اپنے مذہب کے ہلکے ہلکے اور موٹے موٹے حکم بھی نہیں جانتے۔ اور اس بات کے محتاج ہیں۔ کہ تم انہیں یہ باتیں بتلاؤ۔ پس تم یہ مت خیال کرو۔ کہ تم کو کچھ نہیں آتا۔ تمہیں سب کچھ آتا ہے۔

میرے ایک رشتہ دار کی حالت میں ایک دفعہ اپنی بیوی کے ایک رشتہ دار بھائی کو (دعوت الی اللہ) کر رہا تھا۔ اب تو وہ گریجوایٹ ہے اس وقت وہ سکول میں پڑھتا تھا۔ میں نے اسے دین کی باتیں بتائیں۔ وہ حیران ہو گیا۔ پھر میں نے اسے کہا کہ دین (-) کیا تمہیں اس کی خبر ہے۔ کیا تم نے اس کے متعلق کبھی کچھ سنا۔ وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا۔ کہ میں نے تو کبھی یہ باتیں نہیں سنیں۔ (-) پھر میں نے اس سے پوچھا۔ کہ تمہارے علماء اس کے متعلق کیا کہتے ہیں (-) اس کے بعد جب وہ سکول گیا۔ تو اس نے وہاں کے ایک مولوی سے یہ سب کچھ بیان کر کے وہی پوچھا جو میں نے اس سے پوچھا تھا۔ اس کا جواب تو مولوی نے کچھ نہ دیا۔ مگر اس کو سخت ست کہا۔ وہ بیچارا سخت ڈرا اور اس نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ یہ مولوی اب میرے باپ کو کہہ دے گا لیکن یہ بات اس سے ضرور ہوئی۔ کہ اس پر اس کا ایسا اثر ہوا۔ کہ پھر اس نے کبھی کسی مولوی سے کوئی ایسی بات نہ پوچھی۔ اور ان مسائل کے متعلق بالخصوص کسی مولوی سے کچھ دریافت نہ کیا۔

دین سے ناواقف طلباء پس یہ نہ سمجھو۔ کہ ہر ایک تم سے زیادہ علم دار ہے۔ کالجوں میں تو کئی ایسے ملیں گے۔ جو بالکل دین نہیں جانتے۔ اور اس سے بالکل (Ignorent) کورے ہیں۔ سو تم کو ان میں دعوت الی اللہ کرنی چاہئے۔ انہیں دین بتانا چاہئے۔ ان کو دین کے احکام سے واقف کرنا چاہئے۔ ان کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم سے آگاہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ آخر ان کا بھی حق ہے کہ وہ بھی اس بات سے فائدہ اٹھائیں۔ جس سے کہ تم نے اٹھایا۔ سو اس بات کو یاد رکھو۔ اور ہرگز نہ بھولو۔ کہ ان کو فائدہ پہنچانے میں ہی فائدہ ہے۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے وہ سب کچھ کہدیا ہے۔ جو میں انگریزی میں کہہ سکتا تھا۔ یہ تو نہیں کہ میں اس سے زیادہ تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا۔ مگر یہ ہے کہ موقعہ کے مناسب جو کچھ ضروری تھا۔ وہ میں نے کہدیا ہے۔ تمہیں چاہئے۔ کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور خدا کی خوشنودی پانے والے بنو۔

اس کے بعد مسٹر سیکرٹری کچھ بیان کریں گے۔ اور پھر جلسہ برخاست کیا جائے گا۔ چنانچہ سیکرٹری صاحب نے بطور شکریہ کچھ بیان کیا۔ جس کے بعد حضرت صاحب نے دعا فرمائی اور یہ مجلس برخاست ہو گئی۔

یاد ماضی

ہماری تاریخ

حضرت مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے۔ کو ہائی سکول کے سٹاف اور طلباء نے جو پارٹی دی۔ اور ایڈریس پیش کئے۔ اس موقعہ پر حضرت امام جماعت الثانی نے بھی تقریر فرمائی وقت کی تنگی کے ذکر کے بعد فرمایا:-

"میں اس بات پر خوشی کا اظہار کرتا ہوں کہ اس وقت کی نظم خوانی تلاوت اور ایڈریس پہلے کی نسبت بہتر تھے۔ گو میں اس بات پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تلاوت جیسی پہلے یہاں ہوا کرتی تھی۔ اور محمد عقیل ہی پڑھا کرتے تھے۔ ایسی نہیں ہوئی۔ اب کہ بھی یہ بار انہی کے ذمہ ڈالا گیا ہے مگر انہوں نے اپنی ذمہ داری کو پورے طور پر ادا نہیں کیا گو اب بھی ایسی دوسری تقریبوں کی نسبت ان کی تلاوت اچھی تھی۔ مگر پہلے کی طرح نہ تھی۔ البتہ نظم بہت اچھی پڑھی گئی۔ اس میں ایک خاص خوبی تھی اور وہ یہ کہ نظم کا مضمون جس طرح خیالات کو اوپر لے جانا چاہتا تھا اسی طرح میاں محمد جان (نظم پڑھنے والا لڑکا) اپنی آواز کو بلند کرتے تھے۔ اور اس خوبی سے بلند کرتے تھے کہ جس کی نقل نہیں کی جا سکتی۔ مصرعہ کا آخری حصہ اس طرح اوپر اٹھتا تھا۔ کہ روح کو بھی اوپر اٹھا کر لے جاتا تھا۔ ہر بار میں ہر شعر پر خیال کرتا کہ شائد اب کے اس رنگ میں مصرعہ ادا نہ ہو۔ مگر شروع سے آخیر تک ایک ہی رنگ میں اٹھتا رہا۔ اس میں یہ خوبی تھی کہ شعر اس طرح پڑھے گئے کہ مضمون کے ساتھ لہجہ میں بھی بلندی ہوتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دونوں سکولوں سے یہ بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کہ اس قسم کے جلسوں میں سارا مجمع مل کر نظمیں پڑھے۔ اس سے جوش بلند ہمتی اور امنگ پیدا ہوتی ہے۔ میں نے ولایت سے آنے پر دونوں سکولوں کو نصیحت کی تھی کہ آپ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی

بچپن سے ہی نیک صحبت ملنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی عطا ہے بھیرہ جیسے قدیم تاریخی شہر میں حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کے بچپن کے دوستوں میں سے ایک حضرت حکیم فضل دین صاحب بھی تھے جو حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کے زیر اثر ابتدائے احمدیت میں ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دامن سے وابستہ ہوئے اور پوری وفا کے ساتھ اپنے عہد کو نبھایا اور مقدور بھر خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق حاصل کی اور غالباً حضرت صاحب کے زمانہ میں ہی 1908ء میں اس عالم فانی سے اس عالم جاودانی میں رحلت فرما گئے ان کی پیدائش 1842ء کی بیان کی جاتی ہے اور تاریخ بیعت 1891ء گویا انہوں نے 49 برس کی عمر میں بیعت کی اور سترہ سال سلسلہ کی خدمت کی توفیق پاکر 66 برس کی عمر میں وفات پائی ان کا شمار حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کبار رفقاء میں ہوتا ہے۔

بھیرہ کو تاریخ احمدیت میں ایک اہم حیثیت حاصل ہے کیونکہ ابتدائی 313 رفقاء میں سے سات فیصدی رفقاء کا تعلق بھیرہ سے تھا اور یہ تعداد بلحاظ تناسب آبادی دیگر سب مقامات کی تعداد سے زیادہ ہے لیکن اس شہر کی اہمیت کا اصل سبب حضرت مولانا نور الدین صاحب کی ذات والاصفات ہے جنہیں حضرت بانی سلسلہ کی بیعت اور جانشینی میں اولیت حاصل ہوئی اس لئے حضرت امام جماعت الثانی نے 1950ء میں بھیرہ کا دورہ فرمایا اور اپنے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا۔

"بھیرہ والوں نے بھیرہ کی رہنے والی ماؤں کی چھاتیوں سے دودھ پیا ہے اور میں نے بھیرہ کی اس بزرگ ہستی (یعنی حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب) کی زبان سے (کلام الٰہی) اور حدیث کا دودھ پیا ہے پس بھیرہ والوں کی نگاہ میں جو قدر بھیرہ شہر کی ہے میری نگاہ میں اس کی اس سے بہت زیادہ قدر ہے"

(تاریخ احمدیت جلد چہاردہم ص 168)

پس اس لحاظ سے بھی بھیرہ کے رفقاء کو ایک جزوی فضیلت حاصل ہے اور حضرت حکیم فضل دین صاحب کا تو حضرت امام اول اور بھیرہ سے خاص تعلق تھا۔

حضرت حکیم فضل دین صاحب زاہد عابد اور بزرگانہ شخصیت کے حامل تھے بھیرہ کے ایک معزز قبیلہ خواجگان سے تعلق رکھتے تھے ان کا گھرانہ ایک متمول گھرانہ تھا حضرت حکیم فضل دین صاحب حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب کے بچپن کے دوست اور ہم مکتب تھے اور ان کا حضرت مولانا سے یہ تعلق ہی انہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے وابستہ کرنے کا باعث بنا۔

ان کے ابتدائی حالات میں ایک واقعہ ملتا ہے جس سے ان کی نرم دلی اور غرباء کے لئے ہمدردی کا ثبوت ملتا ہے یہ واقعہ تاریخ احمدیت بھیرہ ص 52-51 سے نقل کیا جاتا ہے

ایک واقعہ ہے کہ ایک رات آپ کے مکان میں نقب لگا کر چوروں نے کپڑے کے تھان چرانے چاہے جو تجارت کی غرض سے لائے گئے تھے مگر چوروں کو آپ نے موقعہ پر پکڑ لیا وہ اسی محلہ کے کچھ غریب لوگ تھے وہ آپ کے قدموں میں گر کر معافی کے خواستگار ہوئے کہنے لگے کہ ان کی ایک عزیزہ کی شادی ہے جہیز کے لئے کپڑوں کی ضرورت تھی روپیہ پاس نہ تھا اس لئے یہ حرکت کی حکیم صاحب نے ازراہ رحم دلی فرمایا اچھا پہلے اس دیوار کی مرمت کرو جو تم نے پھاڑی ہے اور دیکھو کسی سے ذکر نہ کرنا ہم بھی چپ رہیں گے اس کے بعد ان کی حسب ضرورت کپڑے ان کو دیئے اور رقم اپنے ذمے ڈال لی کیونکہ بھائی سے تجارتی کاروبار میں ساجھا تھا اللہ اللہ خلق عظیم کی کتنی بڑی اور اچھی مثال ہے"۔

حضرت حکیم صاحب کاروباری خاندان سے متعلق تھے اور ایسے علاقوں میں کپڑے کا کاروبار کرنے والے بہت باعزت تصور کئے جاتے ہیں علاوہ ازیں ان کی کاشتکاری اراضی بھی تھی اور روپے پیسے کی کسی طرح بھی کمی نہ تھی معاشرے میں باعزت مقام تھا دینداری شروع سے تھی رسومات سے نفرت تھی ایک لڑکے کے ختنے تھے اور ڈھول باجے بج رہے تھے حضرت حکیم صاحب نے انہیں سمجھایا اور شرمندہ کیا کلام الٰہی سے بہت محبت تھی یقیناً حضرت مولانا نور الدین صاحب کی محبت کا اثر ہوگا۔ مرقاۃ الیقین میں دو مقامات پر حضرت حکیم فضل دین صاحب کا ذکر ملتا ہے۔ احمدیت قبول کرنے بعد اکثر قادیان جایا کرتے تھے اور بالآخر وہاں نقل مکانی کرلی اور ہمہ وقت خدمت دین میں مصروف ہو گئے۔

حضرت بانی سلسلہ نے نہایت اہم کام یعنی اپنی تصانیف کی طباعت کا کام ان کے ذمہ لگایا جو انہوں نے نہایت محنت اور خلوص اور ذمہ داری سے کیا حضرت بانی سلسلہ کی کتب کے ٹائٹل Page پر عموماً حضرت حکیم صاحب کا نام درج ہے۔

"مطبع... باہتمام حکیم فضل دین طبع ہوا" اس لحاظ سے ان کا نام کتب حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہے گا اور یہ بہت ہی بڑی سعادت ہے۔

رسالہ نشان آسمانی کی امداد طبع کے لئے جن مخلصین کو حضرت بانی سلسلہ نے خطوط لکھے ان میں حضرت حکیم فضل دین صاحب کا بھی ذکر ملتا ہے حضرت صاحب نے ان کے خطوط کا خلاصہ اپنی اس تصنیف میں شائع فرمایا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

خلاصہ خط اخویم حکیم فضل دین صاحب بھیروی (۔) سات سو جلد رسالہ آسمانی نابکار کے خرچ سے چھپوایا جائے اور فروخت کیا جائے اور اس کی قیمت (۔) اپنی مرضی سے جہاں چاہیں خرچ کریں..... حکیم صاحب موصوف پہلے بھی تخمیناً سات سو روپیہ امداد کے طور پر دے چکے ہیں۔

آگے حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"مولوی حکیم نور دین صاحب اپنے اخلاص اور محبت اور صفت ایثار اور للہ شجاعت اور سخاوت اور ہمدردی میں عجیب شان رکھتے ہیں کثرت مال کے ساتھ کچھ قلیل خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا عزیز مال رضائے مولیٰ میں اٹھا دینا اور اپنے لئے دنیا میں سے کچھ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب میں ہی دیکھی یا ان میں جن کے دلوں پر ان کی صحبت کا اثر ہے"

حضرت صاحب کا یہ فقرہ "یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں ہی دیکھی یا ان میں جن کے دلوں پر ان کی محبت کا اثر ہے" حضرت حکیم فضل دین صاحب یقیناً ان لوگوں میں سے ہیں جن کی حضرت صاحب نے اس فقرے میں تعریف فرمائی ہے۔ پھر حضرت صاحب ان مخلصین کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

خدا تعالیٰ اس خصلت اور ہمت کے آدمی اس جماعت میں زیادہ سے زیادہ کرے آمین ثم آمین

(نشان آسمانی ص 47-46)

حضرت حکیم فضل دین صاحب کلام الٰہی کے عاشق تھے اور درس دیا کرتے تھے اور کلام الٰہی کے ذریعے دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرتے تھے کلام الٰہی سے استدلال کرکے حضرت حکیم فضل دین صاحب کا دعوت الی اللہ کے ایک واقعہ کا ذکر حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب امام اول نے فرمایا ہے جو حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 109 پر دیکھا جا سکتا ہے اپنے اور پرائے ان کے درس سے استفادہ کرتے تھے۔

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی کا حضرت بانی سلسلہ نے متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے حضرت صاحب نے کئی موقعوں پر بطور گواہ ان کا نام لکھا ہے اور محبت کا اظہار فرمایا ہے انہیں حضرت صاحب کے ساتھ بہت محبت تھی چنانچہ ایک جگہ حضرت صاحب ان کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اخویم حکیم فضل دین صاحب بھیروی جس قدر مجھ سے محبت کرتے ہیں اس کے بیان کرنے سے قاصر ہوں میرے سچے خیر خواہ دلی ہمدرد اور حقیقت شناس مرد ہیں بعد اس کے جو خدا تعالیٰ نے مجھے اس اشتہار کے لکھنے کی طرف توجہ دلائی اور اپنی بات خاصہ سے امیدیں دلائیں میں نے کئی لوگوں سے اشتہار لکھنے کا تذکرہ کیا کوئی مجھ سے متفق الرائے نہیں ہوا لیکن میرے عزیز بھائی بغیر اس کے کہ میں ان سے ذکر کرتا خود مجھے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے محرک ہوئے اور اس کے ضروری اخراجات کے لئے سو روپیہ اپنی طرف سے دیا میں ان کی ایمانی فراست سے متعجب ہوں کہ ان کے ارادے کو خدا کے ارادہ سے توارد ہو گیا۔"

جس اشتہار کا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس جگہ ذکر فرمایا ہے اس میں تمام مخالفین و معاندین کو اعتراض لکھ کر دینے کو کہا گیا ہے تاکہ نمبر وار حضرت ان کا جواب ضبط تحریر میں لائیں۔

غرضیکہ حضرت حکیم فضل دین صاحب نے ایک کامیاب زندگی گزاری اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خوشنودی حاصل کرکے اپنی مراد کو پہنچے۔ ان کے ہاں کوئی جسمانی اولاد نہ ہوئی اگرچہ تین شادیاں فرمائیں تاہم ہم سب ان کی روحانی اولاد کے زمرہ میں آتے ہیں۔ انہوں نے اپنی جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کر دی تھی اور امامت اولیٰ میں اسے ہندوؤں کے بالمقابل ایک سید خاندان کے نوجوان کو رعایتی قیمت پر حضرت امام اول کے ارشاد پر فروخت کر دیا گیا اگرچہ انجمن کے سرکردہ افسران نے اس سودے کی مخالفت کی اور امام جماعت پر نکتہ چینی کی لیکن جلد ہی سلسلہ سے کاٹے گئے۔ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب کے درجات بلند فرماتا ہے اور ہم سب کو امام جماعت کے قدموں میں رہ کر خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

از ڈاکٹر ایس اے اختر

سگریٹ-انسان کیلئے زہر قاتل

زندگی کی حفاظت کرنا ایک طرح سے اللہ تعالیٰ کے احسانات کا اعتراف کرنا ہے۔ بقول شیکسپیئر سگریٹ ایک ایسی نالی ہے۔ جس کے ایک سرے پر آگ اور دوسرے سرے پر احمق ہوتا ہے تقریباً تمام لوگ اس حقیقت سے واقف ہیں۔ کہ سگریٹ کا ایک کش زندگی کا ایک لمحہ چھین لیتا ہے۔ اسی طرح دیکھا جائے تو ایک سگریٹ ایک انسان سے اس کی زندگی کے نجانے کتنے لمحے چرا لیتا ہے۔ اور ان میں بے شمار سگریٹ پینے والوں کا تو حساب لگانا ہی بے کار ہے۔ اب جبکہ اس صورت حال سے تقریباً تمام لوگ واقف ہیں اس کے باوجود زندگی سے کھیلنا احمقانہ حرکت نہیں۔؟

دنیا میں ہر چیز اگر ایک بار چھن جائے تو دوبارہ مل جاتی ہے۔ لیکن زندگی خدا کی نعمتوں میں سے ایسی نعمت ہے۔ جو صرف ایک بار ملتی ہے۔ اور اس کی قدر کرنے والا در حقیقت خدا تعالیٰ اور اس کی نعمتوں کی قدر کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اپنے جسم کو ہر بری عادت سے بچائیں۔ خصوصاً سگریٹ نوشی سے جو نہ صرف پیسے کا ضیاع ہے۔ بلکہ زندگی کے لئے زہر قاتل ہے۔ سگریٹ پینے سے پھیپھڑے۔ معدے۔ گلے کا سرطان۔ معدے کا السر۔ اور دوسری بہت سی سانس کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

تو آئیں زندگی بچانے والے سے دعا کریں۔ کہ وہ ہمیں زندگی کو زندہ دلی سے جینے کی ہمت دے۔ جو صحت کے بغیر ممکن نہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز-ربوہ

مسل نمبر 30745 میں ناہید رفیع زوجہ رفیع احمد سدھو قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر غربی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے سولہ تولہ مالیتی چوہتر ہزار دو صد پچاس روپے اور حق مہر بذمہ خاوند محترم چون ہزار روپے کل جائیداد مالیتی ایک لاکھ اٹھائیس ہزار دو صد پچاس اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناہید رفیع 4/4 دار الصدر غربی الف حلقہ القمر ربوہ گواہ شد نمبر1 ناصر احمد سدھو مربی سلسلہ وصیت نمبر 29321 گواہ شد نمبر2 محمد اشرف سدھو ولد برکت علی 4/4 دار الصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر 30746 میں احسان اللہ ولد کرامت اللہ خادم مربی سلسلہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 11 صدر انجمن احمدیہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ آٹھ صد تیس روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احسان اللہ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 انور اقبال ثاقب وصیت نمبر 29113 گواہ شد نمبر2 راشد محمود ارشد وصیت نمبر 29114۔

مسل نمبر 30747 میں لئیق احمد ناصر ولد چوہدری شریف احمد صاحب S. D. O قوم گجر پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/850 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لئیق احمد ناصر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد احمد نعیم وصیت نمبر 27847 گواہ شد نمبر2 شبیر احمد ثاقب جامعہ احمدیہ وصیت نمبر 25729۔

مسل نمبر 30748 میں ظہور احمد مقبول ولد مقبول حسین ضیاء قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 43 صدر انجمن احمدیہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-5-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/350 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظہور احمد مقبول کوارٹر نمبر 43 صدر انجمن حال ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 نور الحق تنویر وصیت نمبر 11965 استاد جامعہ احمدیہ گواہ شد نمبر2 تصور احمد وصیت نمبر 21135 استاد جامعہ احمدیہ۔

مسل نمبر 30749 میں زاہدہ پروین بنت داؤد احمد صابر قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر 17 سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/1 نصرت آباد حال 8/13 دار الصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-6-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زاہدہ پروین بنت داؤد احمد صابر 8/13 دار الصدر جنوبی گواہ شد نمبر1 عاشق حسین وڑائچ 8/13 دار الصدر جنوبی گواہ شد نمبر2 مسعود احمد وصیت نمبر 14150۔

مسل نمبر 30750 میں عبد الرشید گوندل ولد ریاض احمد گوندل قوم گوندل پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 206/ مراد ضلع بہاولنگر حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ از دفتر وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الرشید گوندل معلمین کلاس سال دوئم وقف جدید ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 حافظ محمد اکرم بھٹی وصیت نمبر 29106 گواہ شد نمبر2 صوبیدار صلاح الدین وصیت نمبر 4889 صدر محلہ گولبازار ربوہ۔

مسل نمبر 30751 میں امتہ الجمیل مجوکہ زوجہ ناصر احمد سدھو مربی سلسلہ بھڈال قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر غربی الف ربوہ حال بھڈال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 18 تولے مالیتی۔/87000 روپے۔ 3۔ سیٹ چاندی وزنی 3 تولہ مالیتی۔/500 روپے۔ 4۔ سلائی مشین مالیتی۔/1000 روپے۔ 5۔ موتیوں کا سیٹ مالیتی۔/1200 روپے۔ 6۔ نقد رقم پاس موجود۔/40000 روپے۔ 7۔ پرائز بانڈ مالیتی۔/2000 روپے۔ کل جائیداد۔/141700 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الجمیل مجوکہ 4/4 دار الصدر غربی الف حلقہ القمر ربوہ حال بھڈال گواہ شد نمبر1 ناصر احمد سدھو مربی سلسلہ بھڈال خاوند موصیہ وصیت نمبر 29321 گواہ شد نمبر2 نذیر احمد وصیت نمبر 22121۔

بقیہ صفحہ 4

لوگ یہ انتظام کرسکتے ہیں کہ جلسہ سے پہلے جو نظم پڑھی جائے اسے سارا مجمع دہرائے یہ عام رواج بھی ہے اور جائز بھی ہے۔ کیونکہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے سارے صحابہؓ مل کر شعر دہراتے تھے۔

اس طرح ایک تو ان کی آواز بھی بلند ہو جائے گی جن کی نیچی ہے دوسرے اس سے جذبات میں ایسا ہیجان پیدا ہوتا ہے کہ سستی اور غفلت جو بعض پر چھائی ہوئی ہو دور ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح اٹھنے والی لہر جو دوسرے ساتھیوں کے منہ سے نکلتی ہے سب پر اثر کرتی ہے۔ اس وقت تو دو لڑکوں نے مل کر نظم پڑھی ہے لیکن اگر ساری مجلس یا سکول کی جماعت کے سارے لڑکے مع استاد کے مل کر نظم پڑھیں تو میں سمجھتا ہوں اس طرح حوصلہ کی بلندی پیدا ہو کر آواز کو بھی بلند بنا سکتی ہے۔"

اس کے بعد حضرت صاحب نے ایڈریسوں میں بیان کی گئی باتوں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

ہوتے ہیں۔ پس ہر انسان کی توحید کا معیار اس کے جھوٹ اور سچ سے پہچانا جائے گا۔ ہاں اس میں ایک استثناء بھی ہے اور وہ یہ کہ بعض لوگوں کو جب جھوٹ کی عادت پڑ جاتی ہے تو پھر وہ عادت ان کو روز مرہ ایسے جھوٹ بولنے پر بھی مجبور کرتی ہے جس کا کوئی واضح مقصد پیش نظر نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ اسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی بامقصد جھوٹ کی عبادت کی گئی ہے۔ جیسے نیک لوگ بھی جب عبادتوں کے عادی ہو جاتے ہیں تو بعض دفعہ یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کیا سوچ رہے ہیں۔ بے خیالی میں بھی عبادت تو پڑھتے ہیں کہ وہ عادت ہے۔

لیکن بسا اوقات بالارادہ عبادت پڑھی جاتی ہے اور جو بالارادہ عبادت ہو وہ سچی عبادت ہے۔ جو عادت کی عبادت ہو وہ فرض تو پورا کردیتی ہے مگر حقیقت میں عبادت کی روح نہیں رکھتی۔ پس منفی طور پر جھوٹ کی بھی یہی کیفیت ہے۔ کبھی تو یہ مخلصانہ غیراللہ کی عبادت بن جاتا ہے۔ کبھی یہ روز مرہ کی عام عادت بن جاتا ہے جس میں وہ عبادت کا مفہوم کم رہ جاتا ہے کہ عادت کا مفہوم زیادہ ہو جاتا ہے۔

چنانچہ کلام الٰہی نے اسی مضمون سے متعلق فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں تمہاری قسموں سے متعلق پکڑے گا مگر لغو قسموں کو نظرانداز فرمادے گا۔ جو لغو قسمیں ہیں یعنی جھوٹی ' بیہودہ قسمیں ان پر خدا تمہاری پکڑ نہیں کرے گا۔ یہ بھی اس کا احسان ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ قسمیں عادتاً کھائی گئی ہیں۔ یعنی جو جھوٹ بولا جارہا ہے یہ عادتاً بولا جارہا ہے ' اس میں حقیقت کچھ نہیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے عادتاً جھوٹ بولنے کو بھی ایک نہایت ہی خطرناک بات قرار دیا ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ رفتہ رفتہ جھوٹ بولنے سے ہی عادت بنتی ہے اور جب عادت بنتی ہے تو ایسے انسان کو یہ عادت لازماً جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے تمہیں سچ بولنا چاہئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حضور صدیق لکھا جاتا ہے یعنی یاد رکھیں سچ بولتا ہے کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے اور کوشش کرنے کے بعد فرمایا یہاں تک کہ وہ خدا کے حضور صدیق لکھا جاتا ہے۔ پس اس میں ہمارے لئے ایک بہت ہی بڑی خوش خبری ہے کہ اگر ہم فوری طور پر اپنے آپ کو جھوٹ سے کلیتہً پاک نہ بھی کر سکیں۔ اگر خدا کی خاطر دل میں ارادہ باندھیں اور مسلسل توجہ کے ساتھ محنت کرتے چلے جائیں اور جھوٹ سے چھٹکارے کی کوشش اور سچ بولنے کی عادت کو اپنانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اس حالت میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ایسا وقت آتا ہے کہ وہ خدا کے حضور صدیق لکھا جاتا ہے یعنی بہت سچا ہو جاتا ہے اور یہ محنت ضائع نہیں جاتی۔

اس کے برعکس فرمایا اور تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق و فجور آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

(از خطبہ 24- مئی 1996ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 6- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس از حضرت صاحب (نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- بزم مشاعرہ- خدام الاحمدیہ اسلام آباد پاکستان
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 نارویجین زبان سیکھئے
3-30 متفرق پروگرام-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات.
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 کوئز پروگرام-(-) اصول کی فلاسفی- فائنل- فیصل آباد- پشاور- کراچی
6-30 (صبح) حضرت صاحب کی طرف سے الزامات کے جوابات- سیشن نمبر 6 94-1-25 (دوبارہ)
7-00 اردو کلاس- از حضرت صاحب (دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے
8-30 متفرق پروگرام
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
11-00 پشتو پروگرام
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- بزم مشاعرہ خدام الاحمدیہ اسلام آباد پاکستان (دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس- از حضرت صاحب (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 درود شریف اور نظم
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-15 ملاقات- اردو دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات
7-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
8-00 لقاء مع العرب- (نیا)
9-00 ترکی زبان میں پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رفیق احمد صاحب پرنسپل کشمور کالج سندھ کو دل کا اٹیک ہوا ہے اور وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی جلد اور کامل شفایابی اور جملہ پریشانیوں سے نجات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری مجید احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ سیالکوٹ کی ٹانگ کا دوبارہ اپریشن ہوا ہے اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت سے چوہدری صاحب موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میر عبدالعزیز صاحب کارکن دفتر آڈیٹر تحریک جدید ربوہ کی نواسی بعمر 4 سال دل میں سوراخ سے بہت بیمار ہے۔ جرمنی میں اس کا ایک اہم اپریشن مورخہ 9- ستمبر کو ہوگا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم محمود احمد صاحب شیزان انٹرنیشنل لاہور کو خدا تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام مشہود احمد عطا فرمایا ہے اور بچہ واقفین نو میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

زیارت مرکز واقفین نو

مانگا (ضلع سیالکوٹ)

○ مورخہ 28- اگست 96ء کو ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں "مانگا" کے واقفین نو کا ایک وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا- دارالضیافت میں وفد کے قیام وطعام کا انتظام کیا گیا۔

واقفین بچوں اور ان کے والدین کو بہشتی مقبرہ ' بیت المبارک ' دفاتر اور نمائش وغیرہ کا وزٹ کرایا گیا۔ اس طرح بچوں اور ان کی ماؤں نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان سے بھی ملاقات کی۔ بچوں نے اپنے دفتر "وکالت وقف نو" کا دورہ بھی کیا اور محترم وکیل صاحب وقف نو سے ملاقات کی۔ محترم وکیل صاحب نے بچوں کا جائزہ لیا ' علمی اور دینی سوالات کئے نیز واقفین بچوں اور ان کے والدین کو نصائح فرماتے ہوئے MTA کی سہولت سے بھرپور استفادہ کی طرف توجہ دلائی اور اسی طرح رضا کار ٹیچرز کو تربیتی کلاسوں میں (دینی اور علمی معلومات سکھانے کے ساتھ ساتھ) بچوں کو عمدہ اخلاق سکھانے ' دین کی محبت پیدا کرنے ' امامت سے محبت پیدا کرنے اور غریبوں اور بے سہارا لوگوں سے ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

مانگا کے واقفین نو بچوں کے محلہ دارالیمن وسطی کے واقفین بچوں کے ساتھ علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے جو بہت دلچسپ رہے۔

مکرم عبدالحلیم احمد صاحب نے وفد کا پروگرام ترتیب دینے کے علاوہ تعلیمی اور انتظامی امور کا جائزہ لیکر ہدایات دیں۔ اس وفد کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم ناصر احمد صاحب اور ٹیچر انچارج مکرمہ مبشرہ سلطانہ صاحبہ اور ان کی معاونہ مکرمہ رضیہ بیگم کی وکالت وقف نو بے حد مشکور ہے۔

اعلان داخلہ

○ شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور سندھ نے آرٹس / سائنس / اور کامرس میں بیچلرز میں آنرز اور ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست فارم -/150 روپے کے عوض خیرپور ' سکھر ' نواب شاہ ' نوشیروفیروز ' شکارپور ' لاڑکانہ ' جیکب آباد ' حیدر آباد ' دادو ' میرپور خاص ' سانگھڑ ' بدین ' ٹھٹھہ ' گھوٹکی اور کراچی (ہوٹل مہران برانچ) میں واقع حبیب بینک کی مختلف شاخوں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ درخواست فارم 30- ستمبر 96ء تک انہی بینک کی شاخوں میں جمع کروانے ہونگے۔ مزید معلومات کے لئے روزنامہ ڈان مورخہ یکم ستمبر 96ء کا ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ نے شمالی عراق میں کرد علیحدگی پسندوں کے خلاف عراق کی فوجی کارروائی پر اپنا شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے منگل کے روز عراق پر کروز میزائلوں سے حملہ کردیا۔ اس حملے میں امریکی بمبار طیاروں اور بحریہ کے جنگی جہازوں نے حصہ لیا۔ عراقی دارالحکومت بغداد کے قریب اور جنوبی عراق میں 20 سے لے کر 30 تک امریکی میزائل گرے۔ امریکی حکام نے بتایا ہے کہ یہ حملہ صدر کلنٹن کی منظوری سے عراق کو سزا دینے کے لئے کیا گیا ہے۔

○ امریکہ کے عراق پر حملے کی جن ملکوں نے کھل کر حمایت کی ہے ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ ان میں برطانیہ' جرمنی' جاپان اور اسرائیل شامل ہیں۔ جبکہ عرب لیگ چین روس اور فرانس نے مخالفت کی ہے۔ مصر اور اردن نے محتاط الفاظ میں مخالفت کی ہے۔ سعودی عرب اور خلیج کے ممالک خاموش رہے ہیں۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ ابتدائی حملہ مکمل ہو گیا ہے۔ مزید ایکشن ردعمل دیکھ کر ہوگا۔ امریکی حکام نے الزام لگایا ہے کہ عراق نے اربیل شہر خالی نہیں کیا۔ کردوں پر مزید حملے کر رہا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ حملہ سے پہلے صدر کلنٹن اپنی انتخابی مہم چھوڑ کر واشنگٹن آگئے ہیں۔

○ عراق پر حملہ سے کئی شہری ہلاک ہوئے۔ 5 کی ہلاکت کی تصدیق ہو سکی ہے۔ فوجی کارروائی 45 منٹ جاری رہی۔

○ عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ میں اپنے ملک پر مغربی اتحادیوں کی پابندیاں نہیں مانتا۔ جو بھی غیر ملکی طیارہ نظر آئے فوج اسے مار گرائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عراق کی طیارہ شکن توپوں نے بیشتر میزائل ناکارہ بنا دیئے۔ عراق کے سرکاری ریڈیو اور ٹی وی پر جنگی ترانے نشر کئے گئے۔

○ روس اور چین نے کہا ہے کہ امریکی اقدام سے علاقے کی صورت حال مزید بگڑ جائے گی۔

○ عراق پر امریکی حملے پر تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان کے دفتر خارجہ نے جو بیان جاری کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان عراق کی علاقائی سالمیت اور خود مختاری کا حامی ہے۔ موجودہ لڑائی سے عراق کے عوام کے مصائب میں اضافہ ہوگا۔ پاکستانی حکومت اور عوام کو ان سے گہری ہمدردی ہے وزارت خارجہ نے عراق پر حملے پر انتہائی تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ پاکستان سمجھتا ہے کہ کسی بھی فریق کی جانب سے طاقت کے استعمال سے کشیدگی میں اضافہ ہوگا۔ جس سے علاقے کا امن خطرے میں پڑ جائے گا۔

○ مغربی ملکوں کے فوجی اتحاد نیٹو نے بھی امریکی حملہ کی حمایت کی ہے۔ تاہم نیٹو کے ایک رکن ملک سپین نے کہا ہے کہ پرامن تصفیہ کے لئے زیادہ کوششیں ہونی چاہئیں۔

○ قومی اسمبلی میں بدترین ہنگامہ آرائی ہوئی۔ ایک دوسرے کو ننگی گالیاں دی گئیں۔ وفاقی وزیر تجارت احمد مختار اور اپوزیشن کے جاوید ہاشمی کے درمیان ہاتھاپائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ یہ ہنگامہ اس وقت ہوا جب مسٹر جاوید ہاشمی نے اسمبلی میں دستاویزات تقسیم کیں کہ جی ایچ کیو نے وزیر تجارت کے ادارے کے خلاف دفاعی سامان کے نام پر کسٹمز فری خام مال درآمد کرنے کے الزام کی تحقیقات شروع کردی ہے۔ سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے ارکان کو متنبہ کیا کہ آئندہ اگر کسی نے ایسی بات کی تو ایوان سے نکلوا دوں گا۔ اس پر جاوید ہاشمی نے جنہوں نے وزیر تجارت کو گالی دی تھی' اپنے الفاظ واپس لے لئے' سپیکر نے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیئے۔ سپیکر نے گالیوں کے علاوہ وزیر تجارت سے ہونے والی تمام گفتگو بھی کارروائی سے حذف کروادی۔ مسٹر جاوید ہاشمی ہاتھاپائی کے لئے وفاقی وزیر تجارت کی طرف بڑھے ہی تھے کہ ان کے ساتھیوں نے انہیں روک لیا۔ مسٹر محمود اچکزئی جو اپوزیشن کے حلیف ہیں انہوں نے بھی اس پر احتجاج کیا تو جاوید ہاشمی ان سے بھی الجھ پڑے۔

○ یوم دفاع پاکستان پر وزیر اعظم کراچی کے نیشنل سٹیڈیم میں یوم دفاع کی تقریبات میں مہمان خصوصی ہوں گی۔

○ سندھ اسمبلی میں ایم کیو ایم حقیقی کی طرف سے الگ صوبے کا مطالبہ مسترد کر دیا گیا۔ "حقیقی" کے خلاف تحریک مذمت منظور کر لی گئی۔ پیپلزپارٹی کے تاج محمد شیخ نے یہ تحریک پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ جس نے سندھ کی طرف غلط نظروں سے دیکھا اس کی آنکھیں نکل جاتی ہیں۔ ایک صوبے میں دوسرے صوبے کا مطالبہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔ وزیر قانون سندھ نے کہا کہ حکومت مطالبہ سے غافل نہیں ہے۔ اس بارے میں جلد قانونی کارروائی کی جائے گی۔ جنوب صوبے کا نعرہ لگانے والے دراصل سستی شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

○ وفاقی وزیر سرمایہ کاری مسٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ عجیب بات ہے کہ اقتدار میں زیادہ عرصہ پیپلزپارٹی رہی لیکن اربوں روپے کا سرمایہ اپوزیشن رہنماؤں کے پاس ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم غیر ملکی سرمایہ کاروں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کا دائرہ کار بڑھائیں گے۔ مقامی سرمایہ کاروں کو بھی زیادہ سے زیادہ سہولتیں دیں گے۔ انہوں نے سوال کیا کہ مجھے فرانس انگلینڈ یا امریکہ میں گھر کی کیا ضرورت ہے۔ بچے بڑے نہیں کہ وہاں پڑھ رہے ہوں۔ وہاں اپنا گھر بنانا منہگا اور ہوٹلوں میں رہنا سستا ہے۔

○ ایک امریکی افسر نے الزام لگایا ہے کہ بعض پاکستانی سیاستدان عراقی ڈیزل بھارت سمگل کرانے میں ملوث ہیں۔ ایک اعلیٰ امریکی افسر نے امریکہ میں ایک پاکستانی اخبار کے نمائندے سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ سلامتی کونسل کی پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عراق سے 15 ڈالر فی میٹرک ٹن ڈیزل لے کر ایران کے راستے بھارت پہنچا دیا جاتا ہے ایران کو 50 ڈالر فی ٹن دیا جاتا ہے جبکہ عالمی منڈی میں ریٹ 188 فی ٹن ہے۔ امریکی اہلکار نے کہا کہ امریکہ کے پاس شواہد اور وڈیو ٹیپ کے علاوہ ملوث افراد' انکو تحفظ دینے والی شخصیات کے کوائف اور اس میں استعمال ہونے والی بڑی بڑی موٹر کشتیوں اور بحری جہازوں کی تفصیلات موجود ہیں۔ یہ پاکستانی شخصیات اتنی بااثر ہیں کہ بعض اوقات تیل کے ڈرم لانے اور لے جانے کا کام پاکستانی ساحلی علاقوں میں بھی ہوتا ہے۔ ان شخصیات کے بھارتیوں سے گہرے روابط ہیں۔

○ سیالکوٹ میں ڈاکوؤں نے بم فٹ کر کے بینک لوٹ لیا فائرنگ سے ڈاکوؤں کا ساتھی مارا گیا۔ مینیجر زخمی ہو گیا۔ چھ ڈاکوؤں نے بینک میں گھستے ہی بم فٹ کر دیا۔ فرار ہوتے ہوئے عملے کو خوفزدہ کرنے کے لئے فائرنگ کی تو اپنا ہی ساتھی زد میں آکر ہلاک ہو گیا۔

○ کوئٹہ میں اپوزیشن کی ریلی کے دوران شہر میں دو درجن سے زائد جلوس نکالے گئے۔ تمام جلوس لیاقت پارک میں اکٹھے ہوئے۔ قیادت نواز شریف اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں نے کی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے لے آف جج مسٹر جسٹس ریاض حسین نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں پریکٹس کرنا چاہتا ہوں۔

مردوں کیلئے خاص دوائیں
سفوف بتولہ • سفوف تالمکھانہ
زدجام عشق خاص • حب اکسیر الرجال
امساکین • حب مقوی
مزید مشورہ و علاج کے لئے مطب میں
تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون : 211538

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
ایمپٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون : 212508

ضلع جھنگ کا واحد منظور شدہ انٹرنیشنل پی سی او
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
المنصور ED
پبلک کال آفس
اندرون ملک و بیرون ملک
فوری کال کیلئے
فون : 212311
معلومات کیلئے
رابطہ نمبر 21911
ریلوے روڈ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے — ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 21434-212434
Fax: (04524) 534